احباب کا ذکر وہ بہت محبت سے کرتے ہیں، جیسے یوسف ظفر اور بعض لوگوں سے ان کی ناپسندیدگی چھپی نہ رہ سکی، جیسے قاضی احمد سعید۔

مصلحت کوشی یا اصولوں پر سمجھوتا کبھی قابلِ قبول نہیں رہا، اسی لیے وہ معتوب بھی رہے۔ ان کا لب ولہجہ بہت بے باکانہ ہے۔ متن کے علاوہ بعض نثرپاروں کے عنوانات ہی سے لکھنے والے کی حق گوئی اور بے باکی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مثلاً ''ذرائع ابلاغ کا مجرمانہ کردار'' یا ''پی ٹی وی کے کرشمے'' یا ''ہم بنیاد پرست ہیں'' (جس کا اختتام یوں ہوتا ہے: ''ضیاء الحق کے زمانے میں ٹی وی پر فلموں میں رقص وسرود پر پابندی ہوتی تھی۔ اب ماشاءاللہ وہ پابندی بھی اُٹھ گئی ہے۔ دیکھیے اب کیا کیا اُٹھتا ہے؟ ہماری شرافت اور تہذیب وثقافت کی اللہ خیر کرے''۔ص ۲۲۷)۔

یہ کتاب کوئی باقاعدہ اور مربوط آپ بیتی نہیں۔ ناصر قریشی نے دو دو، چار چار صفحے کے مختصر مضامین کی کیاریوں میں یادوں کے (مختلف موسموں کے) ''پھول اور شگوفے'' کِھلائے ہیں۔ یہ نثرپارے مختلف زمانوں اور موسموں میں لکھے گئے، اس لیے ان میں کہیں کہیں تکرار بھی ہے۔ کتابی شکل دیتے وقت تواریخِ تحریر کو ملحوظ رکھا جاتا اور ہر نثرپارے کے آخر میں اس کا زمانۂ تحریر دے دیا جاتا تو تاریخی اعتبار سے کتاب کا پایہ بڑھ جاتا۔

ابتدا میں (بطور دیباچہ) ناصر قریشی کا تعارف شامل ہے مگر تعارف نگار کون ہے؟ کچھ پتا نہیں چلتا___ کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔ افراد واشخاص، ریڈیو پاکستان کا کردار اور ریڈیو کو شخصی مفادات اور پاکستان کا چہرہ بگاڑنے کے لیے استعمال کرنے والوں کے عزائم بے نقاب ہوتے ہیں۔ کبھی ریڈیو پاکستان کی تاریخ لکھی جائے گی تو یہ کتاب بطور حوالہ کام آئے گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

عالم گیریت کا چیلنج اور مسلمان، مرتبین: ڈاکٹر انیس احمد، خالد رحمان، عرفان شہزاد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، گلی ۸، ایف ۳/۶، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۳۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پانچ مقالات پر مشتمل یہ مجموعہ مجلہ مغرب اور اسلام کی اشاعتِ خاص کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ عالم گیریت کے چیلنج اور مسلمانوں کے حوالے سے سلسلۂ مضامین کا یہ دوسرا حصّہ ہے، جس میں ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا کے دو عالمانہ مقالوں (۱۶-۴۷ اور ۱۰۴-۱۳۴) میں بین الاقوامی مالیاتی استحکام میں مالیات کے کردار، عالم گیریت کے موجودہ چلن اور مسلم دنیا کو اس طرح زیرِ بحث